آیاحضرت خدیجہ (ع)رسول سے قبل شادی شدہ تھیں ؟

<"xml encoding="UTF-8?>

آیاحضرت خدیجہ (ع)رسول سے قبل شادی شدہ تھیں ؟

اس مسئلہ میں کہ آیارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے" حبالہ عقد"میں آنے سے قبل حضرت خدیجہ دوسرے افراد کے ساتھ بھی رشتہ مناکحت سے منسلک رہی تھیں یانھیں؟

تاریخ کے مختلف اوراق پر متعدد راویوں کے اقوال میں کثیر اختلاف واقع ہواہے چنانچہ بعض راویوں کے نزدیک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی کرنے سے قبل حضرت خدیجہ شادی شدہ تھیں اور سابقہ شوھرو ں سے آپ کی اولاد یں بھی ھوئیں تھیں۔

تاریخ کے مطابق آپ کے سابق شوھروں کے نام بالترتیب ”عتیق بن عایذبن عبد اللهفخروی “اور”ابوھالہ تمیمی“ھیں (۲۳)

اس کے علاوہ خود آنحضرت کے بارے میں روایت وارد ھوئی ھے کہ ”عائشھ“کے علاوہ آپ نے کسی کنواری خاتون سے شادی نھیں کی تھی (۲۴)

لیکن یہ تمام روایات جویہ ثابت کرتی ھیں کہ حضرت خدیجہ شادی شدہ تھیں اوررسول سے قبل بھی دوسرے کی شریک حیات رہ چکی تھیں ،دلائل اوردوسری روایات معتبرہ کی روشنی میں صحیح نظرنھیں آتیں ،بلکہ تمام تاریخ کوسیاست کے ھاتھوں مسخ کئے جانے کی ناکام کوششوں میںسے ایک کانتیجہ ھیں ۔

تجزیہ وتحلیل

۱)۔ابن شھر آشوب کابیان ھے کہ "مرتضیٰ شامی میں اورابوجعفرتلخیص میں رقم طراز ھیں کہ

"ان النبی تزوج وکانت عذراء"(۲۵)

نبی نے آپ سے شادی کی درحالیکہ آپ کنواری تھیں"۔
اس کے علاوہ اسی مطلب کی تائید اس روایت سے بھی ھوئی ھے جو ثابت کرتی ھے

"ان رقیہ و زینب کانتاابتی ھالۃاخت خدیجۃ (۲۶)

رقیہ اور زینب خدیجہ کی بھن ھالہ کی بیٹیاں تھیں(نہ کہ خدیجہ کی)۔

۲)ابوالقاسم کوفی کابیان ھے کہ "خاص وعام اس بات پر متفق ھیں کہ تمام اشراف سربرآور دہ افراد حضرت خدیجہ سے ازدواج کے آرزومند تھے لیکن خدیجہ کے بلند معیار کے سامنے ان کی دولت کی فراوانی اورشان وشوکت ھیچ نظر آتی تھی یھی وجہ تھی کہ حضرت خدیجہ نے سب کے رشتوں کوٹھکرادیاتھالیکن زمانے کی حیرت کی اس وقت کوئی انتھا نہ رھی جب اسی خدیجہ نے عرب کے صاحبان مال وزراورفرزندان دولت و اقتدار کوٹھکراکر حضرت رسالت مآب سے رشتہ ازدواج قائم کرلیاجن کے پاس مال دنیامیں سے کچھ نہ تھا اسی لئے قریش کی عورتیں خدیجہ سے تحیر آمیز ناراضگی کااظھار کرتے ھوئے سوال کربیٹھیں کہ اے خدیجہ !
تو نے شرفاوامراء قریش کوجواب دے دیااورکسی کوبھی خاطر میں نہ لائی لیکن یتیم ابوطالب کوجو تنگ دست وبے روزگار ھے انتخاب کرلیااس روایت سے یہ بات واضح ھوجاتی ھے کہ حضرت خدیجہ نے مکہ کے صاحبان دولت وثروت کو رد کردیاتھااورکسی سے بھی شادی کرنے پر آمادہ نھیں تھیں ،دوسری طرف اس روایت کی رد سے جوسابقا ذکر ھوئی آپ کے ایک شوھر کانام "ابوھالہ تمیمی "ھے جوبنی تمیم کاایک اعرابی تھا،عقل انسانی اس بات پر متحیر ھوجاتی ھے کہ کس طرح ممکن ھے کہ کوئی اشراف کے پیغام کوٹھکرادے اورایک اعرابی کواپنے شریک حیات کے طور پرانتخاب کرلے ،علاوہ برایں اس سے بھی زیادہ تعجب کا مقام یہ ھے کہ خدیجہ کے اشراف کونظر انداز کرکے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (جو خاندانی اعتبار سے بلند مقام کے حامل تھے)انتخاب کرنے پر توقریش کی عورتیں انگشت نمائی کرتی نظر آئیں لیکن ایک اعرابی سے شادی کے خلاف عقل فعل پر، پر سخن زمانہ ساکت رہ جائے (الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم ج/۲ص/۱۲۳)
اس دلیل کی روشنی میں یہ واضح ھوجاتاھے کہ حضرت خدیجہ نے رسول سے قبل کوئی شادی نھیں کی تھی اوراگر کی ھوتی توزمانے کے اعتراضات تاریخ میں محفوظ ھوتے۔

۳)بعض لوگوں نے حضرت خدیجہ کے شادی شدہ ھونے پر ا س روایت سے استدلال کیاھے کہ"راہ اسلام کااولین شھید حارث بن ابی ھالہ فرزند حضرت خدیجہ ھے(۲۷(

مذکورہ بالاروایت کے مقابلے میں دوسری روایات جن کی سند یں معتبر ھیں "ابو عمار اور ام عمار"کو اسلام کے

پهلے شهید کی صورت میں پیش کرتےهیں

”ان اول شهید فی الاسلام سمیه والده عمار“(۲۸)

(اسلام کی راه میں پهلی شهید هونے والی سمیه والده عمار هیں) اورابن عباس اورمجاهد کی روایت کے مطابق

”قتل ابوعماروام عمارااول قتیلین قتلا من المسلمین“(۲۹)

اسلام کی راه میں شهید هونے والے پهلے افراد ابوعمار اورام عمار هیں ۔
ان روایات سے کاملاًردهوتی هےکه یه شخص جسکو حضرت خدیجه کے بیٹے کی حیثیت سے تاریخ کے صفحات پر مرقوم کردیاگیاهے اسلام کی راه میں قربان هونے والاپهلاشهید تها،لهذامعلوم نهیںهے که اس شخص کاوجود خارجی تها بهی یانهیںچه جائیکه حضرت خدیجه کافرزند هوناپائے ثبوت کوپهنچے۔

۴)،روایات سے معلوم هوتاهے که حضرت خدیجه کی ایک بهن تهیں جن کانام ’هالۂتهااس هاله کی شادی ایک فخروی شخص کے ساتھ هوئی جس سے ایک بیٹی پیداهوئی جس کانام ”هاله“تها،پهراس هاله اولی (خواهرخدیجه (ع))سے ایک بنی تمیم سے تعلق رکهنے والے شخص نے شادی کرلی جوابوهند کے نام سے معروف هے۔اس تمیمی سے هاله کے ایک بیٹاپیداهوا جس کانام هند تهااوراس شخص ابوهند تمیمی(شوهر خواهرخدیجه)کی ایک اور بیوی تهی جسکی دوبیٹیاں تهیں ’رقیۂاور”زینب“کچه عرصے کے بعد ابو هند کی پهلی بیوی جورقیه اورزینب کی ماں تهی فوت هوگئی اورپهر کچه هی مدت کے بعد ”ابوهند “بهی دنیاسے رخصت هوگیااوراس کابیٹا”هند “جوهاله سے تها اوردوبیٹیاں جو اس کی پهلی بیوی سے تهیں جن کا نام تاریخ ،رقیه اورزینب ذکر کرتی هے ”خدیجه “کی بهن کے پاس باقی ره گئے جن میں سے هند اپنے باپ کی موت کے بعد اپنی قوم بنی تمیم سے ملحق هوگیااور”هاله “(حضرت خدیجه کی بهن)اوراس کے شوهرکی دونوں بیٹیاں حضرت خدیجه کے زیر کفالت آگئے ،اور آنحضرت سے آپ کی شادی کے بعد بهی آپ هی کے ساتھ رهیں اورآپ هی کے گهر میں دیکهاگیاتها اس لئے عرب خیال کرنے لگے که یه خدیجه هی کی بیٹیاں هیں اورپهر ان کوحضرت سے منسوب کردیاگیا لیکن حقیقت امریه تهی که رقیه اورزینب حضرت خدیجه کی بهن ”هاله “کے شوهر کی بیٹیاں تهیں۔
(الصحیح من سیرة النبی الاعظم ج/۲ص/۱۲٦)
مذکوره بالادلائل کی روشنی میںیه بات پائے ثبوت کو پهنچی هے که حضرت خدیجه رسول کے حبالۂ عقد میں آنے سے قبل غیر شادی شده تهیں اورآپ کے شوهروں اورفرزندوں کے نام جوتاریخ میں نظر آتے هیں یاتوکسی غلط فهمی کانتیجه هیں یاسیاست کے هاتهوں عظمت رسول کو کم کرنےکی ایک ناکام کوشش ،مذکوره دلائل کے علاوه بهی حلّی اورنقضی جوابات دئے گئے هیں جو تاریخ کی اس حقیقت سے پرده اٹهانے والے هیں لیکن یه مختصر مضمون ان تمام دلائل اورروایات کامتحمل نهیں هوسکتاهے،آپ کی اولاد میں حضرت فاطمه زهرا کے علاوه کوئی فرزند زنده نهیں رها۔

رسول کی بعثت اورحضرت خدیجه کاایمان لانا

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیه وآله وسلم کے مبعوث به رسالت هونے کے بعد عورتوں میں جس شخصیت نے سب سے پهلے آپ کی تصدیق کی اورآپ پر ایمان لائی وه حضرت خدیجه کی ذات گرامی هے (۳۰)طبری نے واقدی سے روایت کی هے که ”اجتمع اصحابنا علی ان اول اهل القبلة استجاب لرسول الله خدیجه بنت خویلد (۳۱)

علماء کااس بات پر اتفاق هے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پر سب سے پهلے لبیک کهنے والی حضرت خدیجہ کی ذات گرامی هے)خود رسول اکرم صلی یللہ ع لیہ وآلہ وسلم کا ارشاد هے "واللہ لقد امنت بی اذ کفر الناس واویتنی اذ رفضنی الناس وصدقتنی اذکذبنی الناس (۳۲)

خداکی قسم وہ (خدیجہ)مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب لوگ کفر اختیار کئے هوئے تهے اس نے مجهے اس وقت پناہ دی جب لوگوں نے مجهے ترک کردیاتهااوراس نے ایسے موقع پر میری تصدیق کی جب لوگ مجهے جهٹلارهے تهے)
حضرت علی علیہ السلام فرماتے هیں :

۔لم یجمع بیت واحد یومئیذ فی الاسلام غیر رسول اللہ وخدیجة واناثالثها (۳۳)

وہ ایسا وقت تهاجب روئے زمین پر کوئی مسلمان نہ تهابجز اس خاندان کے جو رسول اور خدیجہ پر مشتمل تها اور میں ان میںکی تیسری فرد تها)ابن اثیر کابیان هے

:۔اول امراء ةتزوجها واول خلق اللہ اسلم بالاجماع المسلمین لم یتقد مهاوجل ولاامراء ة"(۳۴)

حضرت خدیجہ پهلی خاتون هیں جن سے آنحضرت نے رشتئہ ازدواج قائم کیااوراس امر پر بهی مسلمانوں کا اجماع هے کہ آپ سے پهلے نہ کوئی مرد ایمان لایا اورنہ کسی عورت نے اسلام قبول کیا)۔

آنحضرت کی حضرت خدیجہ(ع) سے محبت وعقیدت

حضرت خدیجہ کی آنحضرت کی نگاہ میں محبت وعقیدت اورقدرومنزلت کااندازہ اس بات سے لگایاجاسکتاهے کہ آپکی زندگی میں آنحضرت نے کسی بهی خاتون کو اپنی شریک حیات بناناگوارہ نهیں کیا(۳۵)

آپ کے بارے میں حضرت کاارشاد هےکہ "خدیجہ اس امت کی بهترین عورتوں میںسے ایک هے (۳۶)

آپ کی وفات کے بعد بهی همیشہ آپ کو یاد فرماتے رهے (۳۷)

عائشہ کابیان هے کہ مجهے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی زوجہ سے اتناحسد نهیں هواجتناخدیجہ سے هواحالانکہ خدیجہ کی وفات مجھ سے قبل هوچکی تهی اوراس حسد کاسبب یہ تهاکہ آنحضرت آپ کاتذکرہ بهت زیادہ فرماتے تهے(۳۸)چنانچہ یهی سبب هے کہ دوسر ی جگہ عائشہ سے روایت نقل هوئی هے کہ "ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدیجہ کی تعریف فرمارهے تهے مجهے حسد پیداهوااورمیں نے عرض کی یارسول اللہ خدیجہ ایک ضعیفہ کے علاوہ کچھ بهی نهیں تهی جو مرگئی اورخدانے آپ کواس سے بهتر عطا کردی هے (عائشہ کااشارہ اپنی طرف تها)رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کرناراض هوگئے(۳۹)اورغضب کے عالم میں فرمایا

"لاواللہ مابدل لنی اللہ خیر امنهاأمنت بی اذکفر الناس وصدقتنی اذکذبنی الناس وواستنی بمالهااذحرمنی الناس

ورزقنی منهااللہ ولدادون غیرهامن النساء"(۴۰)

خدا کی قسم خدانے مجھکو اس سے بہتر عطانهیں کی وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب لوگ کفر اختیار کئے هوئے تھے اس نے میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھکو جھٹلارهے تھے اوراس نے اپنے مال کے ذریعہ میری اس وقت مدد کی جب لوگوں نے مجھے هر چیز سے محروم کردیاتھا اورخدانے صرف اسی کے ذریعہ مجھے اولاد عطافرمائی اورمیری کسی دوسری بیوی کے ذریعہ مجھے صاحب اولاد نهیں کیارسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس جواب سے آنحضرت کی حضرت خدیجہ کیلئے محبت اورعقیدت واحترام کااندازہ هوتاهے .خدیجہ کااسلام کیلئے اپنااورسب کچہ قربان کرکے بهی اسلام کی نشرواشاعت کاجذبہ هی تهاجس نے اسلام کودنیاکے گوشہ وکنار تک پهنچنے کے مواقع فراهم کئے اوریهی سبب تهاکہ "حضرت نے آپ کوخداکے حکم سے جنت کی بشارت دیدی تهی "عائشہ سے مسلم نے روایت نقل کی هے کہ "بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنت خویلد ببیت فی الجنة "(حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدیجہ سلام اللہ علیهاکو جنت کی بشارت دی تهی)(۴۱)حضرت خدیجہ اور ابوطالب رسول کے دو ایسے مدافع تهے جنکی زندگی میں کفار قریش کی طرف سے آپ کو کوئی گزند نهیں پهنچا لیکن رسول کے یہ دونوں جانثار ایک هی سال بہت مختصر وقفہ سے یکے بعد دیگرے دنیاسے رخصت هوگئے اورروایات کے مطابق رسول پر دونوں مصیبتیں هجرت سے تین سال قبل اورشعب ابی طالب سے باهر آنے کے کچہ روز بعد واقع هوئیں (۴۲)رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سال کو عام الحزن قرار دیا(۴۳)

اوریہ مصیبت رسول کیلئے اتنی سخت تهی کہ رسول خانہ نشین هوگئے اورآپ نے حضرت خدیجہ اورابوطالب کی وفات کے بعد باهر نکلنابهت کم کردیاتها(۴۴)

ایک روز کسی کافر نے آپ کے سر پر خاک ڈال دی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی حالت میں گهر میں داخل هوئے آپ کی زبان پر یہ کلمات تهے

"مانالت منی قریش شیا اکرهہ حتی مات ابوطالب"(۴۵)

قریش ابوطالب کی زندگی میں مجهکوکوئی گزند نهیں پهنچا سکے)آپ حضرت ابوطالب اورخدیجہ کی زندگی میں اطمینان سے تبلیغ میں مصروف رهتے تهے .خدیجہ گهر کی چهار دیواری میں اور ابوطالب مکہ کی گلیوں میں آپ کے مدافع تهے
حضرت خدیجہ جب تک زندہ رهیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطمینان وسکون کا سبب بنی رهیں دن بهر کی تبلیغ کے بعد تهک کر چور اورکفار کی ایذارسانیوں سے شکستہ دل هوجانے والارسول جب بجهے هوئے دل اورپژمردہ چهرے کے ساتھ گهر میں قدم رکهتاتو خدیجہ کی ایک محبت آمیز مسکراهٹ رسول کے مرجهائے هوئے چهرے کوپهر سے ماہ تمام بنادیاکرتی تهی ،خدیجہ کی محبتوں کے زیر سایہ کشتی اسلام کاناخدا عالمین کیلئے رحمت بنکر دنیاکی ایذارسانیوں کو بهلاکر ایک نئے جوش و جذبے اورولولے کے ساتھ ڈوبتے هوئے ستاروں کاالوداعی سلام اورمشرق سے سرابهارتے هوئے سورج سے خراج لیتاهواایک بار پهر خانہ عصمت وطهارت سے باهر آتا اورباطل کو لرزہ براندام کرنے والی لاالہ الااللہ کی بلند بانگ صداؤں سے مکہ کے درودیوارهل کررہ جاتے کفارجمع هوتے رسول پر اذیتوں کی یلغار کردیتے لیکن انسانیت کی نجات اورانسانوں کی اصلاح کاخواب دل میں

سجائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشاآیند مستقبل کے تصور میں ہر مصیبت کاخندہ پیشانی سے مقابلہ کرتے رهے اورآپ کے اسی صبر وتحمل اورآپ کی پاکدامن زوجہ کے تعاون اورجانثاری سے آج هم مسلمانان جهان پرچم توحید کے علمبردار رسول کے اس خواب اصلاح کوشرمندہ تعبیر کرنے کے لئے آپ کے اس آخری جانشین کے انتظار میںسرگرداں هیں جوزمین کوعدل وانصاف سے پر کردیگا ۔

حوالے

۱۔ صحیح مسلم /۴۴/۷۶/۲۴۳۵، ترمذی کتاب مناقب حدیث /۳۹۰۱، کنز العمال ح/ ۱۳/ص/۶۹۳

۲۔ اسد الغابہ ج/۵ ص / ۴۳۸ ، مسلم فضائل صحابہ / ۳۴۳۷ ، البدایہ و النهایہ ج/ ۳ ص / ۱۵۸

۳۔ بحار ج/ ١٦ ص/ ۱۲ ، اسد الغابہ ج/ ۵ ص / ۴۳۹

۴۔ طبقات ابن سعد ج/ ۱ ص /۸۸

۵۔سیرۃ هشام ج/ ۴ ص / ۲۸۱ ، الاصابہ ج / ۴ ص / ۲۸۱،طبری ج / ۳ ص / ۳۳

٦۔البدایہ و النهایہ ج / ۲ ص / ۲٦۲

۷۔ سیرۃ حلیہ ج / ۱ ص / ۱۳۱ ، طبقات ابن سعد ج/ ۱ ص / ۸٦ ، حیات النبی و سیرتہ ج / ۱ ص / ٦۰

۸۔ سیرۃ هشام ج/ ۱ ص / ۲۵۹

۹۔ البدایہ و النهایہ ج/ ۲ ص / ۳٦۲ ، سیرۃ هشام ج / ۱ ص / ۳۳۸

۱۰۔ بحار ج / ۱۶ ص / ۲۲

۱۱۔ البدایہ و النهایہ ج / ۲ ص / ۲۵۸

۱۲۔ البدء و التاریخ ج / ۲ ص / ۴۷

۱۳۔ تاریخ یعقوبی ج / ۱ ص / ۳۷۶

۱۴۔ بدایہ و النهایہ ج / ۲ ص / ۳۵۸ ، طبری ج / ۲ ص / ۲۰۴

۱۵۔ الکامل فی التاریخ ج/ ۱ ص / ۴۷۲ ، دلائل النبوۃ ج / ۲ ص / ۶۶

١٦۔ سیرۃ حلبیہ ج / ۱ ص / ۱۳۵ ، البدایہ و النهایہ ج / ۲ ص / ۳۵۸ ، الکامل فی التاریخ ج / ۱ ص / ۴۷۲

۱۷۔ السیرۃ النبویہ (دحلان) ج / ۱ ص/ ۹۲

۱۸۔بدایہ والنهایہ ج/ ۲ ص / ۳۵۸، بحار الانوار ج/ ١٦ ص / ۲۲

۱۹۔بحار الانوار ج/ ۱۶ ص / ۲۲

۲۰۔ سیرۃ حلبیہ ج / ۱ ص /۱۴۰ ، طبری ج/ ۲ ص / ۲۰۵

۲۱۔ الصحیح من سیرۃ النبی ج / ۲ ص / ۱۱۲ ۔۱۱۳ ، بحار الانوار ج / ۱۶ ص / ۱۴

۲۲۔سیرہ هشام ج / ۱ ص ۲۲۷

۲۳۔البدایہ و النهایہ ج / ۲ ص / ۳٦۰ ، البدء و التاریخ ج/ ۲ ص / ۴۸

۲۴۔سیرہ حلبیہ ج / ۱ ص /۱۴۰، الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم ج/ ۲ ص / ۱۱۵

۲۵۔فروغ ابدیت ج/ ۱ ص / ۱۹۸

۲٦۔ سیرہ حلبیہ ج / ۱ ص/ ۱۴۰

۲۷۔ طبری ج / ۳ ص / ۳۶

۲۸۔مناقب آل ابیطالب ج / ۱ ص / ۲۰۶ ، الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم ج / ۲ ص / ۱۲۲

۲۹.مناقب آل ابیطالب ج / ۱ ص / ۲۶
۳۰. الاصابه ج / ۱ ص / ۲۹۳
۳۱. الاصابه ج / ۴ص /۳۳۵ ، اسد الغابه ج / ۵ ص / ۴۸۱ ، حیاة النبی ج /۱ ص / ۱۲۱
۳۲. الصحیح من سیرة النبی الاعظم ج/ ۲ ص ۱۲۵